حافظ سید اسرار احمد نعمانی *

حقانی نسبتوں، محبتوں اور عقیدتوں کا مرقع
شیخ القرآن حضرت مولانا ظہور احمد رستمیؒ

موت التقی حیاۃ لا فناء لھا
قد مات قوم وھم فی الناس احیا

بھلا سکیں گے نہ اہل زمانہ صدیوں تک
مری وفا کے مرے فکر وفن کے افسانے
آتی رہیں گی یاد ہمیں یہ صحبتیں
ڈھونڈا کریں گے ہم تجھے فصل بہار میں

ایشیاء کی عظیم علمی، روحانی، فضل وکمال کا سدا بہار مرکز، رشد و ہدایت علم وعرفان کی معرفتوں کی بین الاقوامی شہرت یافتہ یونیورسٹی دیوبند ثانی دارالعلوم حقانیہ کی عظیم علمی وعملی کارنامے تاریخ عالم کی صفحات پر زندہ وتابندہ ہیں، دیوبند ثانی دارالعلوم حقانیہ ایک ادارے کا نام نہیں بلکہ علم وفضل کی ایک لازوال تحریک کا نام ہے جس نے باطل کو ہر محاذ پر، ہر فورم پر للکارا اور سچائیوں کا پرچم بلند کیا ہے، نظر عمیق سے اطراف واکناف عالم پر نظر دوڑانے سے معلوم ہوگا کہ دینی مدارس مذہبی واصلاحی، فلاحی، معاشرتی الغرض کوئی بھی میدان اس کے فیض سے خالی نہیں، درس وتدریس، دعوت وتبلیغ، تصنیف وتالیف، جہاد وحریت، تحقیق و تدقیق، افتاء وقضا، شعر وادب، تصوف وسلوک، زہد وتقویٰ، سیاست وقیادت، علم وعرفان، غرض کوئی ایسا شعبہ نہیں جس میں اسکے فرزندان کے قابل قدر نقوش رقم نہ ہوئے ہوں، ہر شعبہ میں لازوال کارنامے سرانجام دینے والے جامعہ حقانیہ نے سب سے زیادہ کام قرآن وسنت کی ترویج واشاعت اور ایک اسلامی معاشرہ کے قیام میں ایسے عظیم جبال العلم، نفوس قدسیہ عالم افق پر پیش کردیئے ہیں، ثبت است برجریدہ عالم دوام ما کے مصداق شخصیات جن کے نام سن کر قلبی وروحانی سکون ہوتی ہے اور دل وجان سے آفرین اور خراج تحسین کے الفاظ ہونٹوں پر جھڑتے ہیں۔

---

* متعلم درجہ خامسہ، ایم ایس سی شماریات ایم اے اسلامیات، ایم ایڈ آف رستم مردان

مولانا ظہور احمد رستمیؒ ایک تعارف

دیوبند ثانی دارالعلوم حقانیہ کے عظیم فرزندوں میں سے ایک عظیم فرزند، شعلہ بیان، شہنشاہ خطابت، فصاحت وبلاغت کے عظیم شہسوار ،دل و جان سے حقانی نسبت پر نازاں ،گنجینہ علم وعرفان ، بحر بیکراں شیخ القرآن حضرت العلامہ ظہور احمد رستمی کے نام سے دنیا جانتی ہے، جس کے شعلہ بیانی اور خطابت کے چرچے پورے پاکستان میں اور بالخصوص صوبہ خیبر پختونخوا میں وردزبان ہیں، شیخ القرآن مولانا ظہور احمد دیوبند ثانی دارالعلوم حقانیہ کے عظیم فرزندوں میں سے ایک ہیں جس پر دارالعلوم حقانیہ کی درودیوار کو ناز ہے اور جامعہ فخر کرتی ہے اور کیوں نہ کرے، کیونکہ ان کے دل و دماغ میں دارالعلوم حقانیہ اور شیوخ حقانیہ سے عشق ومحبت ،عقیدت و احترام عین ایمان کے درجے میں موجود تھی، دیوبند ثانی دارالعلوم حقانیہ سے محبت وعقیدت اس غایت درجہ پر کہ اگر روز محشر اللہ تعالیٰ ہم کو گلستان حدیث دارالعلوم حقانیہ کے خاکروبوں کی صف میں بھی شامل کردیں تو یہ ہمارے لئے سعادت عظمیٰ ہوگی۔

مولانا ظہور احمد مرحوم کو جامعہ حقانیہ سے عقیدت ومحبت

دارالعلوم حقانیہ سے عقیدت ومحبت اور احترام کا اتنا گہرا رشتہ تھا تو دارالعلوم حقانیہ کے شیوخ سے والہانہ وارفتگی ،فنائیت ،خلوص ومحبت کا عالم کیا ہوگا؟ جب بھی برسر خطاب ہوتے تو میر محفل ہوتے ،اپنے اساتذہ شیوخ کے نام اس عقیدت واحترام سے لیتے تھے کہ سامعین محفل اور حقانی برادری اس کی فنائیت والہیت پر انگشت بدنداں ہوتے اورفنافی الشیوخ کے نام سے ملقب فرماتے تھے،جس انداز سے آپ اپنے شیوخ کا تذکرہ فرماتے وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے، جب حدیث یار کا تذکرہ ہوتا تو فرماتے تھے، میرے عظیم شیخ پاکستان کے امام بخاریؒ، حضرت مدنی کے علوم کے امین، شیخ الہند کے سیاست کا ترجمان، جس پر آج بھی دارالعلوم دیوبند کو فخر ہے، امیر المومنین فی الحدیث فنا فی الحدیث، قائد شریعت شیخ الحدیث حضرت العلامہ عبدالحق نوراللہ مرقدہ یہاں یوں فرمایا کرتے اوراپنی تفسیر کے استاد کا نام کچھ یوں ہونٹوں سے ادا فرماتے تھے، امیر المومنین فی التفسیر، فنا فی القرآن دنیاو مافیھا سے بے خبر، رموز قرآن سے باخبر شخصیت میدان ولایت میں اپنے دور کے قطب الارشاد مجھے محبوب از جان وجہان میرے محبوب شیخ القرآن شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالہادی شاہ منصوریؒ نے یہاں یہ نکتہ ارشاد فرمایا تھا، کہ طریقت کے شیوخ میں ایک فنا فی اللہ ہوتا ہے اور دوسرا فنا فی الرسول مگر ہمارے دونوں شیوخ نے اس باب میں پورا اضافہ کردیا ہے، کہ ایک فنا فی القران تھے، اور دوسرا فنا فی الحدیث تھے اوران شیوخ اسلام کے ساتھ امیر المومنین فی الحدیث اور امیر المومنین فی القرآن کا لقب سب سے پہلا آپ ہی نے لکھا تھا اور آج علمی

میدان میں ان ہی القاب سے یاد کیے جا رہے ہیں۔

شیخ الحدیث مفتی محمد فریدؒ سے بے پناہ محبت

اپنے پیرومرشد سے فنائیت کا یہ عالم تھا جب اس کا ذکر خیر فرماتے تو فرماتے تھے ایشیاء کے عظیم محقق وفقیہ مفتی اعظم ایشیاء جسکی فقاہت کو فقاہت بذات خود حیران ہے ولی کامل عارف کامل حضرت الاستاد مفتی محمد فرید نور اللہ مرقدہ یہی وجہ تھی کہ حضرت مفتی صاحب حضرت شیخ القرآن سے بے انتہا محبت رکھتے تھے اور چارپائی میں اپنے ساتھ سر کی جانب بٹھا دیتے تھے کبھی پائنتی کی طرف بیٹھنے نہیں دیا وگرنہ ان کے سامنے فرش پر بڑے بڑے جبال العلم دوزانوں خاموش رہتے تھے اور حضرت شیخ القرآن کے ساتھ بڑی بے تکلفی سے باتیں کرتے تھے۔ یہاں کے زروبی کے ناظم تھے اس نے کہا آپ آتے ہیں تو حضرت مفتی صاحب آپ سے بہت باتیں کرتے ہیں جبکہ دوسرے علماء تو جگہ بھی نہیں بدل سکتے تو فرمایا ہماری شاگردی و استادی اب دوستی میں بدل چکی ہے یہی ہمارا امتیاز ہے۔ ہماری استادی اور شاگردی کا یہ سلسلہ تم کو ہمارے بعد نہیں ملے گا۔

جہاں سے تیرا جی چاہے میری کتاب زندگی پڑھ لے
صفحہ چاہے کوئی بھی کھلے نام تیرا ہی لکھا ہوگا

علمائے دیوبند کا عاشق زار

علماء دیوبند کے علماء ومشائخ کا یہی عظیم عاشق زار میدان عقیدت ومحبت میں صرف قوال نہیں فعال بھی تھے اپنے اساتذہ ومشائخ کے بے حد دلدادہ تھے اکثر فرمایا کرتے تھے الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے زندگی میں پاکستان کے امام بخاریؒ حضرت مدنی کے علوم کے امین، شیخ الہند کے سیاست کے ترجمان حضرت شیخ الحدیث حضرت شیخ القرآن علامہ عبدالہادی شاہ منصوریؒ اور مفتی اعظم پاکستان حضرت شیخ الحدیث مفتی محمد فریدؒ اور عظیم علمی سکالر شیخ الحدیث حضرت العلامہ ڈاکٹر سید شیر علی شاہ نور اللہ مرقدہ کے جوتے ایک بار نہیں بارہا اٹھانے کے مواقع دیئے ہیں اور ان کی برکات دنیا میں دیکھ رہا ہوں۔

مولانا سمیع الحق مدظلہ سے والہانہ محبت

دوران بیماری ان کے عظیم مشفق ومہربان، مربی ومحسن شیخ الحدیث ابن شیخ الحدیث قائد ابن قائد عالمی شہرت یافتہ، محدث جلیل شیخ الحدیث حضرت العلامہ سمیع الحق دامت برکاتہم عیادت کیلئے تشریف لائے چارپائی سے اٹھنے کے قابل نہیں تھے راقم الحروف کو حکم دیا کہ حضرت شیخ الحدیث کے

جوتے پاؤں سے اتار دو میں نے اتار دیئے تو فرط عقیدت سے چومے اور اپنے آنکھوں پر رکھے، حضرت شیخ الحدیث علامہ سمیع الحق صاحب سراپا حیرت تھے فرمایا حضرت آپ یہ کیا کررہے ہیں؟ آپکی محبت وعقیدت مجھے معلوم ہے مگر میں اس مقام کانہیں ہوں تو حضرت شیخ القرآن کے آنکھوں میں آنسو آگئے آواز گلوگیر ہوگئی بہت دیر تک اپنے شیخ کی آمد پر اور اپنی خدمات بجا آوری نہ لانے پر روتے رہے۔صرف یہی نہیں جب زینت المحد ثین، ولی کامل، عارف باللہ، جامع المعقول والمنقول حضرت شیخ الحدیث علامہ مغفوراللہ دامت برکاتہم اپنے مایہ ناز تلمیذ ارشد کے بیماری کا پتہ چلا تو عیادت کیلئے رخت سفر باندھا مجھے ایک شخص سے معلوم ہوا کہ حضرت شیخ الحدیث علامہ مغفوراللہ باباجی رستم میں ایک شاگرد کی عیادت کیلئے آرہے ہیں میں نے فون پر رابطہ کیا تو حضرت شیخ الحدیث علامہ مغفوراللہ باباجی مردان کے حدود میں داخل ہوچکے تھے میں فوراً گھر جاکر خبردی حضرت شیخ القرآن آرام کررہے تھے میں نے نیند سے بیدار کردیا تو غصہ ہوگئے عجیب خواب دیکھ رہا تھا کہ شیخ مغفوراللہ باباجی تشریف لارہے ہیں میں نے کہا حقیقت ہے چندلحظوں میں حضرت شیخ الحدیث جلوہ آفروز ہوئے تو چارپائی میں بیماری کیوجہ سے لیٹے ہوئے تھے فوراً اشارہ کردیا کہ حضرت کے جوتے اتاردو بار بار چومتے رہے علماء کرام طلباء کرام شاگرد اور استاد کے اس رشتہ عقیدت ومحبت سراپا حیرت تھے۔

بہت کم ہیں وہ جنہوں نے ہمیں دیکھا
مگر جنہوں نے دیکھا وہ دیکھتے رہی رہ گئے

مولانا عبدالقیوم حقانی کے ساتھ والہانہ عقیدت

مجھے یاد ہے میرے عظیم شیخ مربی ومحسن، میرے عظیم حضرت جامع شریعت وطریقت، فخرالاکابر والاصاغر، میدان تصنیف وتالیف میں دور حاضر کے حضرت تھانویؒ میدان خطابت میں عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ثانی، جامع محاسن شتی فضیلت الشیخ شیخ الحدیث علامہ عبدالقیوم حقانی مدظلہ ایک جلسے کے سلسلے میں ہمارے ہاں تشریف لائے بارش پورے زور پر تھی جیسے ہی علامہ حقانی حضرت شیخ القرآن سے ملے تو بیٹھتے ہی علامہ حقانی مدظلہ کے چپل بارش کی وجہ سے گیلے مگر یہ عاشق زار چومنے لگے تو علامہ حقانی اس عقیدت ومحبت کو دیکھ کر بے اختیار رونے لگے تو والدمحترم حضرت شیخ القرآن کے آنکھوں میں بھی آنسو کی لڑی لگ گئی علامہ حقانی فرمانے لگے یا شیخ! مجھے گناہگار مت کرو اس مقام کا اہل نہیں ہوں نہیں ہوں تو حقانی نسبتوں کے امین حضرت شیخ القرآن نے فرمایا علامہ حقانی مدظلہ اس جوتوں کی نسبت اس پاؤں سے ملی جو میرے عظیم شیخ پاکستان کے امام بخاریؒ حضرت مدنی کے علوم کے امین، حضرت شیخ

الہند کے سیاست کے ترجمان قائد شریعت امیر المؤمنین فی الحدیث ،فنافی الحدیث ،حضرت شیخ الحدیث علامہ عبدالحق نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں کئی سال دیکھے اور آپ تو حضرت شیخ الحدیث کی دعاؤں نگاہوں کا مظہر اور عالمی شہرت یافتہ ،بین الاقوامی محدث جلیل ابن محدث جلیل شیخ الحدیث ابن شیخ الحدیث قائدنا المکرّم بین الاقوامی شہرت یافتہ عظیم الدمحترم کے بین الاقوامی شہرت یافتہ ،عظیم فرزند ،محترم میرے عظیم مشفق و مہربان استاد شیخ الحدیث حضرت العلامہ سمیع الحق دامت برکاتہم کی تربیت و معیت میں اظہر من الشّمس کے منازل طے کئے ہیں میرے ان عظیم شیوخ کی نسبت سے مجھے یہ چپل بھی بہت محبوب ہے میرا جی چاہ رہا ہے کہ بار بار چوم لوں ۔علامہ حقانی روز محشر اللہ نے پوچھا میرے دربار میں کیا لائے ہوتو کہہ دوں گا اللہ! شیوخ حقانیہ شیخ شاہ منصور کے جوتے چوم کے لایا ہوں۔

کچھ بلبلوں کو یاد ہے کچھ قمریوں کو حفظ
ٹکڑے ٹکڑے میرے داستان کی ہیں

علم واخلاص کا پیکر

علم واخلاص کا یہ پیکر خالص،علم وعمل کا یہ مینار ولایت پچھلے سال اگست کے اوائل میں جگر کے بیماری کا شکار ہوئے جگر سے صفرا بدن میں شامل ہوتا رہا۔تشخیص سے معلوم ہوا کہ جگر سے نکلنے والی نالی بند ہے جسکی وجہ صفرا کا اخراج نہیں ہورہا، پشاور کے میڈیکل کمپلیکس میں دو آپریشن کئے مگر ناکام رہے پھر اسلام آباد کے قائد اعظم ہسپتال میں ہمارے ایک قریبی تعلق دار ڈاکٹر اس بیماری کا سپیشلسٹ ڈاکٹر محمد صالح نے بہت ہی جانفشانی سے حضرت شیخ القرآن کا علاج شروع کیا اور اسکے علاج سے بہت افاقہ ہوگیا مگر کمزوری روز بروز بڑھتی جارہی تھی آخر کار ۳ راپریل منگل کی شب ساڑھے تین بجے دارفانی کوالوداع فرما کر بارگاہ رب میں تشریف لے گئے۔

ایسی خاموشی کا عالم چھایا ہے تیرے جانے کے بعد
چین قفس نہ سرائے مند خوش الحانست
ہوکے اداس پرندے بھی میرا شہر چھوڑ گئے
روم بہ گلشن رضوان کہ مرغ آن چمنم

ایک تاریخی جنازہ

حضرت شیخ القرآن مرحوم کی نماز جنازہ علاقہ رستم میں سب سے بڑا تاریخی جنازہ تھا حضرت

شیخ الحدیث علامہ سمیع الحق دامت برکاتہم بیماری کی وجہ سے شریک نہیں ہوئے جنازہ میں شیخ الحدیث علامہ حمد اللہ جان، شیخ الحدیث علامہ مغفور اللہ صاحب، علامہ راشد الحق صاحب علامہ عرفان الحق نے حقانی برادری کی نمائندگی کی اور نماز جنازہ حضرت شیخ القرآن علامہ نور الہادی شاہ منصوریؒ دامت برکاتہم نے پڑھائی۔

حقانی فضلاء میں شیخ المشائخ شیخ الحدیث علامہ موسیٰ خان بازیؒ اور شیخ الحدیث علامہ ڈاکٹر سید شیر علی شاہؒ کے بعد حضرت شیخ القرآن مولانا ظہور احمد حقانی تھے جن کی قبر سے کئی دن تک خوشبو جاری تھی اور حقانی علماء قبر پر آکر یہی فرماتے رہے کہ اپنے اکابرین سے محبت وعقیدت کا ثمرہ ہے اور کمرے سے کئی ہفتے تک خوشبو آتی رہی اور تلاوت قرآن سے آج بھی کمرہ خوشبو سے معطر ہو جاتا ہے۔

حضرت شیخ القرآن علامہ ظہور احمد رستمی اپنے مشائخ بے پناہ بے حد محبت وعقیدت رکھنے والے انسان تھے دوران بیماری ہم ختم القرآن کرتے تو دعا میں تاکید فرماتے تھے کہ حضرت شیخ الحدیث علامہ سمیع الحق کیلئے بھی دعا مانگو صرف میرے لئے دعا مت کریں وہ بیمار ہے اللہ اسے بھی صحت کاملہ عطا فرمادیں۔ جب دعا فرماتے تھے تو اس نے شیوخ شیخ القرآن شاہ منصوری، شیخ الحدیث علامہ عبدالحق، شیخ ترنگزئی شیخ ادریس انصاریؒ شیخ ادریس انصاریؒ سارے مشائخ کا نام لیکر آخر میں شیخ الحدیث علامہ سمیع الحق صاحب شیخ عبدالحلیم دیر باباجی، مفتی سیف اللہ حقانی ،علامہ نورالہادی شاہ منصوری اور علامہ عبدالقیوم حقانی کا نام لیکر طویل عمر اور صحت کاملہ کی دعا مانگتے تھے اور اپنے مادر علمی دارالعلوم حقانیہ، جامعہ تعلیم القرآن شاہ منصور جامعہ ابوہریرہ کی حفاظت وترقی کیلئے دعا کرتے تھے اور اپنے اکابرین کا نام لیکر فرماتے تھے اللہ نے دنیا میں ان کی دامن پکڑے کی توفیق عطا فرمایا تھی انہیں کے ساتھ ہمارا حشر فرمادے اور انہی کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں حوض کوثر سے سیرابی عطا فرما اور دنیا میں عقیدہ اہلسنت ، مسلک امام اعظم ابوحنیفہؒ صراط مستقیم پر استقامت عطا فرما اور اپنے اکابرین کی جلوس میں اللہ ہمیں جنت میں پہنچادیں۔

مثل ایوان سحر مرقد فروزاں ہو تیرا
نور سے معمور یہ خاکی شبستان ہو تیرا